۷۸۶/۹۲

القول الازہر فی الاقتداء

بلاؤڈ اسپیکر

تصنیف لطیف

حضور شیر بیشۂ اہلسنّت مظہر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم علی الاطلاق

محمد حشمت علی خاں قادری رضوی لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

استفتاء

مسئلہ آمدہ از دار الافتائے قادریہ ۲۳۶ ریکولرے روڈ معسکر بنگلور

مسئولہ حضرت مولینا المکرم المفخم عبدالنبی الامی السید حیدر شاہ القادری پیر بھڑ والا۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین، مسائل ذیل میں کہ آلۂ نو ایجاد جس کی عربی مکبر الصوت اور انگریزی لاؤڈ اسپیکر ہے۔ جس کا استعمال مجالس ومعابد نصاریٰ میں مجمع کثیر کو آواز پہنچانے کی غرض سے ہوا کرتا ہے۔ اگر اہلِ اسلام پنج گانہ یا جمعہ وعیدین کے وقت مصلیوں کو آوازِ امام پہنچانے کے لیے اپنی مساجد وعیدگاہ میں نصب کریں، اس کی آواز پر مصلی تکبیر تحریمہ وانتقالات وعیدین ادا کریں، قرأت وخطبہ سنیں، جو قوتِ برقی ہے اس آلہ کے ذریعہ ہوا میں ٹکراتی ہوئی غیر جنس سے ان کو پہنچی، جسے تلاوت کا حکم نہیں جیسے آیاتِ سجدہ ہوا، صدائے گنبد وجبال، طوطی، مونوگراف ٹیلی فون سننے سے سجدۂ تلاوت کا حکم نہ ہوا کہ غیر جنس سے سننے میں آئی، جو تلاوت نہیں، پس اس نماز کے لیے کیا حکم ہوگا؟ صحیح ودرست ہے یا فاسد وتباہ؟ اور یہ نوایجاد آلہ مساجد وعیدگاہ میں نصب کرنا من سن فی الاسلام سنة حسنة اور مارأہ المسلمین حسنا میں داخل ہیں، یا من سن فی الاسلام سنةً سیئةً اور من احدث فی امرنا اور من عمل عملا لیس علیه امرنا اور کل بدعة ضلالة اور من تشبه بقوم میں اور جن تکلفات سے ہم مساجد میں منع کیے گئے ہیں، یہ آلہ ان تکلّفات سے ہے یا نہیں؟ منتظمین مساجد وعیدگاہ پر اس کے ارتکاب سے توبہ لازم ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب: وتوفیق الصدق والصواب من اللہ الملک الوھاب. حضور پرنور مرشد برحق امام اہلسنّت مجدد اعظم دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ مولینا شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا نے اپنے رسالۂ مبارکہ مسمیٰ بنام تاریخی "الکشف شافیا فی حکم فونو جرافیا" میں صوت وصدیٰ کے متعلق اپنے ابحاث رائقه وتحقیقات فائقه سے چند امور روشن فرمائے، پہلے انہیں کا بیان کیا جائے کہ انہیں سے حکم مسئلہ رنگ ایضاح پائے۔ مقدمۂ اوّل میں فرماتے ہیں۔

نفعنا اللہ تعالیٰ بعلومه المبارکه فی الدارین ورضی اللہ تعالیٰ عنه. ایک جسم کا دوسرے جسم سے بقوت ملنا جسے قرع کہتے ہیں یا بسختی جدا ہونا کہ قلع کہلاتا ہے، جس ملاء لطیف مثل ہوا یا آب میں واقع ہو اس کے اجزائے مجاورہ میں ایک خاص تشکل وتکیف لاتا ہے۔ اسی شکل وکیفیت مخصوصہ کا نام آواز ہے۔ اس صورت قرع کی قرع سے کہ زبان وگلوئے متکلم وقت تکلم

کی حرکت ہوائے دہن کو بجا کر اس میں اشکال حرفیہ پیدا کرتی ہے۔ یہاں وہ کیفیت مخصوصہ اس صورت خاصہ کلام پر بنتی ہے۔ جسے قدرتِ کاملہ نے اپنے ناطق بندوں کے ساتھ خاص کیا ہے۔ یہ ہوائے اوّل یعنی جس پر ابتداء وہ قرع وقلع واقع ہوا، جیسے صورت کلام میں ہوائے دہن متکلم اگر بعینہٖ ہوائے گوش سامع ہوئی تو یہیں وہ آواز سننے میں آجاتی، مگر ایسا نہیں، لہٰذا حکیم عزت حکیم نے اس آواز کو گوش سامع تک پہنچانے یعنی ان تشکلات کو اس کی ہوائے گوش میں بنانے کے لیے سلسلۂ تموج قائم فرمایا۔ ظاہر ہے کہ ایسے نرم وتر اجسام میں تحریک سے موج بنتی ہے۔ جیسے تالاب میں کوئی پتھر ڈالو۔ یہ اپنے مجاور اجزائے آب کو حرکت دے گا۔ وہ اپنے متصل کو اور اپنے مقارب کو جہاں تک کہ تحریک کی قوت اور اس پانی کی لطافت اقتضاء کرے یہی حالت بلکہ اس سے بہت زائد ہوا میں ہے کہ وہ لینت ورطوبت میں پانی سے کہیں زیادہ ہے لہٰذا قرع اوّل سے کہ ہوائے اوّل متحرک مشکل ہوئی تھی۔ اس کی جنبش نے برابر والی ہوا کو قرع کیا اس سے وہی اشکال ہوائے دوم میں بنی، اس کی حرکت نے متصل کی ہوا کو دھکا دیا، اب اس ہوائے سوم میں مرتسم ہوئیں، یونہی ہوا کہ حصہ بروجہ تموج ایک دوسرے کو قرع کرتے اور بوجہ قرع وہی اشکال سب میں بنتے چلے گئے، یہاں تک کہ سوراخ گوش میں جو ایک پٹھا بچھا اور پردہ کھینچا ہے یہ موجی سلسلہ اس تک پہنچا اور وہاں کی ہوائے متصل نے مشکل ہو کر اسے پٹھے کو بجالیا، یہاں بھی بوجہ جوف ہوا بھری ہے۔ اس قرع نے اس میں بھی وہی اشکال وکیفیات جن کا نام آواز تھا پیدا کیا، اس ذریعہ سے لوح مشترک میں مرتسم ہو کر نفس ناطقہ کے سامنے حاضر ہوئیں۔ اور محض باذن اللہ تعالیٰ ادراکِ سمعی حاصل ہوا۔ الحاصل ہر شئے کا سبب حقیقی ارادۃ اللہ ہے، بے اس کے ارادے کچھ ممکن نہیں۔ وہ ارادہ فرمائے تو اصلاً کسی سبب کی حاجت نہیں مگر عالم اسباب میں حدوث آواز کا سبب عادی بہ قرع وقلع ہے اور اس کے سننے کا وہ تموج وتجدد قرع وطبع تا ہوائے جوف سمع ہے۔ متحرک اوّل کے قلع سے ملا مجاور میں شکل وکیفیت مخصوصہ بنی تھی کہ شکل حرفی ہوئی تو وہی الفاظ وکلمات تھے، نہ اور قسم کی آواز اس کے ساتھ قرع نے بوجہ لطافت اس مجاور کو جنبش بھی دی، اس کی جنبش نے اپنے متصل کو قرع کیا، اور وہی ٹھپا کہ یہاں اس میں اتر گیا، یونہی آواز کی کاپیاں ہوتی چلی گئیں، اگرچہ جتنا فصل بڑھتا اور وسائط زیادہ ہوتے ہیں تموج وقرع میں ضعف آتا ہے اور ٹھپہ ہلکا پڑتا جاتا ہے۔ لہٰذا دور کی آواز کم سنائی دیتی ہے، اور حرف صاف سمجھ میں نہیں آتے یہاں تک کہ ایک حد پر تموج کہ موجب قرع آئندہ تھا ختم ہو جاتا ہے اور عدم قرع سے اس شکل کی کاپی برابر والی ہوا میں نہیں اترتی، آواز یہیں ختم ہو جاتی ہے۔ یہ تموج ایک مخروطی شکل پر پیدا ہوتا ہے، جس کا قاعدہ اس متحرک ومحرک اوّل کی طرف ہے اور اس کے تمام اطراف مقابلہ میں جس طرح زمین سے مخروط ظلی اور آنکھ سے مخروطی شعاعی نہیں بنی، بلکہ جس طرح آفتاب سے مخروط نوری نکلتا ہے کہ ہر جانب ایک مخروط ہوتا ہے بخلاف مخروط ظلی کے کہ مقابل جرم معنی اور بخلاف مخروط شعاع بصر کے کہ تنہا سمت مواجہہ میں بنتا ہے، ان مخروطات تموج ہوائی کے اندر جو کان واقع ہوئی ایک ایک ٹھپا سب تک پہنچے گا۔ سب اس آواز کو سنیں گے ٹھپوں کی تعداد سے آواز سے متعدد نہ سمجھی جائے گی یہ کوئی نہ کہے گا کہ ہزار آوازیں تھیں کہ ان ہزار اشخاص نے سنیں بلکہ یہی کہیں کہ وہی ایک آواز سب کے سننے میں آئی۔ اس تقریر

ہے بحمد اللہ تعالیٰ منکشف ہو گیا کہ آواز اس شکل و کیفیت کا نام ہے کہ ہوا یا پانی وغیرہ جسم نرم وتر میں قرع یا قلع سے پیدا ہوئی۔

۲ اس کا اور تمام حوادث کا سبب حقیقی محض ارادۂ الٰہی ہے۔ دوسری چیز اصلاً نہ موثر نہ موقوف علیہ اور آواز کا ظاہری وعادی سبب قریب قلع وقرع ہے۔

۳ سننے کا سبب ہوائے گوش کا متشکل بہ شکل آواز ہوتا ہے اور تشکل کا سبب ہوائے خارج متشکل کا اسے قرع کرنا، اور قرع کا سبب بذریعہ تموج حرکت کا وہاں پہنچنا۔

۴ ذریعہ حدوث قرع قلع میں وہ آتے ہیں حادث ہوتے ہی ختم ہو جاتے ہیں اور وہ مشکل و کیفیت جس کا نام آواز ہے، باقی رہتی ہے، تو وہ معدات ہیں جن کا معدوں کے ساتھ رہنا ضروری نہیں، آواز ضرور کان سے باہر بھی موجود نہیں ہے بلکہ باہر ہی سے منتقل ہوتی کان تک پہنچتی ہے۔

۵ وہ آواز کنندہ کی صفت نہیں بلکہ ملاء متکیف کی صفت ہے، ہوا ہو یا پانی وغیرہ آواز کنندہ کی حرکت قرعی و قلعی سے پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کی طرف اضافت کی جاتی ہے جبکہ وہ آواز۔

۶ کنندہ کی صفت نہیں بلکہ متکیف سے قائم ہے تو اس کی موت کے بعد بھی قائم رہ سکتی ہے۔

۷ انقطاع تموج انعدام سماع کا باعث ہو سکتا ہے کہ کان تک اس کا پہنچنا بذریعہ تموج ہی ہوتا ہے۔ نہ انعدام صوت کا بلکہ جب تک وہ تشکل باقی ہے صوت باقی ہے۔

۸ دوبارہ تموج ہو تو اس سے تجدید سماع ہوگی نہ کہ آواز دوسری پیدا ہوئی جبکہ تشکل وہی باقی ہے۔ وحدت آواز وحدت نوعی ہے کہ تمام امثال متحدہ میں وہی ایک آواز مانی جاتی ہے ورنہ آواز کا شخص اوّل کے مثلاً ہوائے دہن متکلم میں پیدا ہو کبھی ہمیں مسموع نہیں ہوتا اس کی کاپیاں ہی چھپی ہوئی ہمارے کان تک پہنچتی ہیں اور اس کو آواز کا سننا کہا جاتا ہے۔ انتھیٰ **ملخصاً**.

مقدمہ ثانیہ میں فرماتے ہیں: **قدسنا اللّٰہ تعالیٰ باسرارہ القدیمۃ**. گنبد کے اندر یا پہاڑ یا چکنی گچ کردہ دیوار کے پاس اور کبھی صحرا میں بھی خود اپنی آواز پلٹ کر دوبارہ سنائی دیتی ہے، جسے عربی میں صدا کہتے ہیں۔ ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں اس کے سننے سے بھی سجدہ واجب نہیں نہ خود قاری پر نہ سامع اوّل پر جس نے تلاوت سن کر دوبارہ یہ گونج سنی نہ نئے پر، جس نے پہلی تلاوت نہ سنی یہ صدا ہی سنی کہ حکم مطلق ہے۔ تنویر ودر میں ہے: **لا تجب بسماعہ من الصدا**. **بحر الرائق** میں ہے: **تجب علی المحدث والجنب وکذا تجب علی السامع بتلاوۃ ھؤلآء الا المجنون لعدم اھلیتہ لانعدام التمیز کالسماع من الصدی کذا فی البدائع والصدیٰ مایعارض الصوت فی الاماکن الخالیۃ**. (بحر الرائق، جلد۲، ۲۱۱) اب صدا میں علماء مختلف ہیں کہ صدا اس تموج اوّل سے پلٹتی ہے یا گنبد وغیرہ کی ٹھیس سے وہ تموج زائل ہو کر تموج تازہ اس کیفیت سے متکیف ہو کر ہم تک آتا ہے مواقف ومقاصد اور ان کی شروح میں ثانی کو ظاہر بتایا۔ پھر اس ثانی

کے بیان میں عبارات مختلف ہیں۔ بعض اس طرف جاتے ہیں کہ پلٹی وہی ہوا ہے، مگر اس میں تموج نیا ہے۔ یہی ظاہر شرح مواقف و طوالع و بعض شروح طوالع میں ہے۔ بعض تصریح کرتے ہیں کہ ہوا ہی دوسری اس کیفیت سے متکیف ہو کر آتی ہے۔ یہ نص مواقف و مقاصد شروح ہے مطالع الانظار کی عبارت پھر متحمل ہے۔ لہٰذا ہم نے یہ مفہوم ایسے الفاظ میں ادا کیا کہ دونوں معنی پیدا کرے اقول تقدیر ثانی ظاہر وہی معنی ثانی ہے کہ راجع ہوائے ثانی ہے۔

اولاً صدمہ جبل نے اگر ہوائے اوّل کو روک لیا اس کا تموج دور کر دیا تو دوبارہ اس میں تموج کہاں سے آیا، وہ تصادم تو اس کا مسکن ٹھہرا۔ (نہ محرک)

ثانیاً اثر قرع دو تھے۔ تحرک و تشکل، جو صدمہ تحرک سے روک دے گا، تشکل کب رہنے دے گا۔ جو نقش بر آب سے نہایت جلد مٹنے والا ہے پانی کو جنبش دینے سے جو شکل اس میں پیدا ہوتی ہے اس کے ساکن ہوتے ہی معاً جاتی رہتی ہے اور جب وہ تشکل جاتی رہی ہے تو اب اگر کسی محرک سے پلٹے گی بھی تو بلا اشکال حرفیہ کہاں سے لائے گی کہ وہ تحریک غیر ناطق سے عادۃً ناممکن ہے تو اس قول ثانی کی صحیح وصاف تعبیر وہی ہے، جو مواقف و مقاصد میں فرمائی یعنی مثلاً مقاومت جبل سے یہ ہوا تو رک گئی۔ مگر اس کا دھکا وہاں کی ہوا کو لگا اور اس کی قرع سے اس میں تشکل و تحرک آیا۔ آواز کا ٹھپا اس میں اتر گیا اور یہ رک گئی کہ اس میں نہ تحرک رہا نہ تشکل۔ بہر حال اتنا یقینی ہے کہ آواز وہی آواز متکلم ہے خواہ پہلے ہی ہوا اس کے لیے پلٹ آئی یا اس کے قرع سے آواز کی کاپی دوسری میں اتر گئی اور وہ لائی مگر شرع مطہر نے اس کے سننے سے سجدہ واجب نہ فرمایا۔ قول ثانی پر یہ کہنا ہوگا کہ سمع میں ایجاب سجدہ کے لیے اسی تموج اوّل سے وقوع سمع لازم ہے اور قول اوّل پر یہ قید بڑھانی واجب ہوگی کہ وہ تموج محض اسی طاقت کا سلسلہ ہو جو تحریک گلو و زبان تالی نے پیدا کی تھی، پلٹنے میں وہ تنہا نہ رہی بلکہ تصادم کی قوت واقعہ بھی شریک ہوگئی۔ انتھی ملخصاً. اب کہ صوت و صدا دونوں کی حقیقت ان کے حدوث کی کیفیت، ان کے احکام کی تفصیل یا وضاحت ہوگی، تو آلۂ لاؤڈ اسپیکر کی طرف چلیے۔ یہ بھی اسی مصادمت صوت کی اصل پر بنایا گیا ہے کہ جو آواز اس میں پہنچے آلہ اس کے ساتھ مقاومت کر کے اس میں گونج پیدا کر کے دور تک پہنچائے، گنبد کی گونج اور اس آلہ سے سنی ہوئی آواز دونوں صدا ہونے میں برابر ہیں۔ فرق اسی قدر ہے کہ عموماً گنبدوں میں جو گونج پیدا ہوتی ہے، وہ گنبد کے اندر ہر طرف پھیل جاتی ہے اور یہ آلہ اس گونج کو مقید و محفوظ کر لیتا ہے، جس کو لاؤڈ اسپیکر تک مقید و محفوظ صورت میں برقی رو پہنچا دیتی ہے۔ اور یہی گونج لاؤڈ اسپیکر سے خارج ہو کر سنائی دیتی ہے۔ اسی تقید و تحفظ کے سبب لاؤڈ اسپیکر کے اس حصے سے جس کے مقابل تلاوت یا گفتگو کی جاتی ہے، اگر آلہ بہت عمدہ ہو تو بہت خفیف گونج کی صورت میں صدا سنائی دیتی۔ اور اگر آلہ خراب ہو تو نہایت ہی بھیانک اور مکروہ آواز کی شکل پر وہ گونج سننے میں آتی ہے، ایک آواز تو خود تالی یا متکلم اپنی تلاوت یا گفتگو کی اپنے کان سے سن رہا ہے، اگر آلہ مکبّر الصوت سے سنائی دینے والی آواز صدا نہیں تو تالی یا متکلم خود اپنی آواز کے علاوہ یہ دوسری صدا گونج کی شکل میں کیونکر سن

رہا یہ اگر کسی لاؤڈ اسپیکر کا منہ خود تالی یا متکلم کے کان کے مقابل اس کے قریب کر دیا جائے تو وہ بالکل اسی طرح اپنی آواز کی صدائے بازگشت اپنی آواز سے علاحدہ متمیز طور پر سنتا ہے۔ اس کی صدا کی اصل صوت ہے علاحدہ متمیز ہو کر مسموع ہوتا ہے۔ اس کے صدا ہونے کا بیّن ثبوت ہے کہ تالی یا متکلم اپنی صوت تو اپنے کان سے سن چکا اس کی زبان وگلو کی تحریک نے ہوا میں تموج وتحرک وتشکل کا سلسلہ پیدا کر دیا تھا۔ اور اسی سلسلے کی ایک کاپی خود اس کے ہوائے گوش میں مرتسم ہو کر حس مشترک کے ذریعہ نفس ناطقہ کو مدرک ومسموع ہو چکی، پھر بغیر کسی مصادمت ومقاومت کے اس سلسلہ تموج کا دوبارہ اسی طرح واپس آنا کیا معنی رکھتا ہے، تو یہ نہیں مگر صدا۔ رہا یہ شبہ صدائے گنبد اپنی اصل صوت سے مختلف ہوتی ہے، لیکن لاؤڈ اسپیکر کی صدا اصل صوت کے مثل ہوتی ہے، تو اولاً صدائے آلہ بھی یونہی اصل صوت سے ضرور فی الجملہ مختلف ہوتی ہے، اگرچہ آلہ کی عمدگی کے سبب اختلاف بہت کم محسوس ہوا اور اگر آلہ خراب ہوا تو پھر تو مائیکروفون بالکل مکروفون ہی ہو جاتا ہے۔

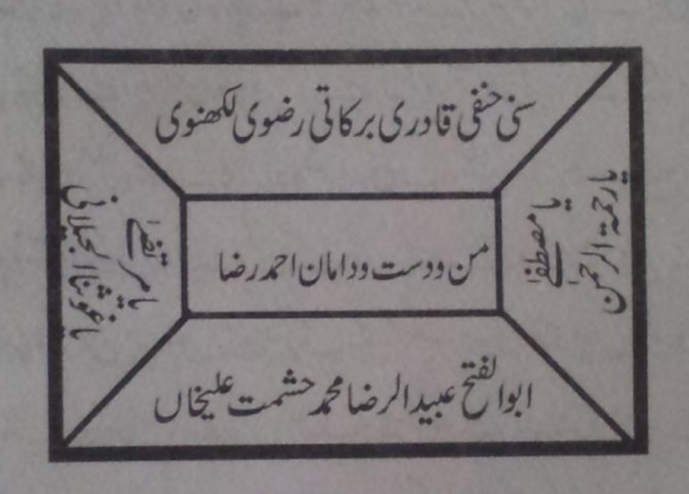
ثانیاً صدائے گنبد کا بھی اپنی اصل صوت سے اختلاف محسوس ہونا ضروری نہیں، بیجاپور کا مشہور گول گنبد بہت زائد وسیع وبلند وفراخ ہے، اس میں یہ صنعت اب تک مشاہد کہ اگر گنبد کے اندر دو شخص ایک دوسرے سے قطر بھر فاصلے پر دیوار گنبد کے پاس بیٹھ کر بہت ہی آہستہ آواز کے ساتھ باہم گفتگو کریں تو ہر ایک شخص دیوار گنبد سے کان لگا کر دوسرے کی گفتگو بخوبی سنتا ہے۔ اور دیوار گنبد سے جو صدا مسموع ہوتی ہے۔ اس کا اصل صوت سے کچھ بھی اختلاف نہیں ہوتا بعینہٖ اصل متکلم کی آواز معلوم ہوتی ہے، بلکہ جو خوبی سلطان ابراہیم عادل شاہ کے مزار کے اس گول گنبد میں ہے وہ اب تک کسی بہتر سے بہترین لاؤڈ اسپیکر میں پیدا نہ ہو سکی۔ سینکڑوں برس کا ایک پرانا گنبد جس میں برقی رو بھی نہیں اور اس میں تو آدمی ایک دوسرے سے پورے قطر بھر کے فاصلے پر جو تقریباً ۱۰۰ ارگز ہوگا بیٹھ کر اس طرح آہستہ آہستہ بات کرتے ہیں جس کو سرگوشی کہا جاتا ہے۔ ہماری اس تقریر سے واضح ولائح ہو گیا کہ صدائے لاؤڈ اسپیکر درحقیقت صدا ہی ہے، تو اس آلہ سے سنی ہوئی آواز اگرچہ وہی اصلی متکلم کی آواز ہے خواہ پہلی ہی ہوا اسے لیے ہوئے پلٹ آئی یا اس آواز کی کاپی دوسری میں اتر گئی اور وہ لائی، مگر بحکم شریعت مطہرہ اس کے سننے سے سجدہ واجب نہیں، قول ثانی پر یہ کہنا ہوگا کہ سماع سے ایجاب سجدہ کے لیے اسی تموج اوّل سے وقوع سماع لازم ہے اور یہاں اس آلے کی ٹھیس ہوا کا وہ تموج اوّل زائل ہو کر تموج تازہ اس کیفیت سے متکیف ہم تک آتا ہے اور قول اوّل پر یہ قید بڑھانی ہوگی کہ وہ تموج محض اس طاقت کا سلسلہ ہو جو تحریک گلو وزبان تالی نے پیدا کی تھی، پلٹنے میں تنہا نہ رہی، بلکہ آلے کی مصادمت کی قوت دافعہ بھی شریک ہوگئی۔ جب بحکم فقہ صدا سے آیت سجدہ سننا سجدہ واجب نہیں کرتا تو اس کی اتباع کر کے اقتدا کیونکر صحیح ہو سکتی ہے جو لوگ محض اس آلہ ہی سے تکبیر تحریمہ سن کر اسی کو امام کی آواز سمجھ کر تحریمہ باندھیں گے ان کی نمازیں باطل اور جو لوگ امام کی تکبیر تحریمہ پر علاوہ اس آلے کے کسی اور ذریعہ سے اطلاع پا کر تحریمہ باندھ چکے، مگر تکبیرات انتقالات یا تکبیرات واجبہ کو اس آلہ سے سن کر انہیں کو امام کی تکبیرات تصور کر کے ان کا اتباع کریں گے ان کی نمازیں فاسد ہوں گی۔ بالجملہ اس آلہ کے

متعلق اس فقیر کفش بردار علمائے اہلسنّت غفر لھم کے نزدیک حکم شرعی یہی ہے کہ عین نماز میں اس کا استعمال کرنا عوام مسلمین کی نمازوں کے بطلان وفساد کا سبب ہوگا، جو گناہ وحرام ہے۔ جن منتظمین مساجد وعیدگاہ نے ایسا کیا ہے ان پر توبہ فرض ہے۔ شریعت مطہرہ نے مقتدیوں پر نفس قرأت کا صرف سننا ہی فرض نہیں کیا بلکہ امام کی آواز مقتدیوں تک نہ پہنچنے یا نماز سرّی ہو تو مقتدیوں کے لیے انصات یعنی خاموش رہنے کو استماع یعنی سننے کا قائم مقام ٹھہرایا اور اس کو بھی فرض فرمایا یا تحریمہ و انتقالات امام پر مقتدیوں کو اطلاع دینے کے لیے شریعت مطہرہ نے مبلغین مقرر فرمائے ہیں۔ جن کو عرف عوام میں مکبّرین کہتے ہیں تو نیچریوں آزاد خیالوں نئی روشنی کے پرانے نمک حلالوں کی طرف سے نماز میں اس آلے کی جو ضرورت بتائی جا سکتی ہے وہ بذریعہ مبلغین شرعی طریقے پر پوری ہو جاتی ہے اور مبلغین کی آوازوں کو کسی عامی کو بھی یہ اشتباہ نہیں ہوتا کہ امام کی آواز ہے، نہ کوئی مبلغین کی اتباع کرتا ہے، بلکہ مقتدیوں نے تو جس امام کی اقتدا کی ہے، ان تکبیرات مبلغین سے اپنے اس امام کا انتقالات پر اطلاع پا کر اسی کا اتباع کرتے ہیں اور اگر بالفرض کوئی مقتدی اپنی ناواقفی کی بنا پر کسی مبلغ ہی کا اتباع کرے تو وہ مبلغ اس مقتدی کا اسی نماز میں شریک اور اسی کے امام کا مقتدی تو من لم یدخل فی الصلاۃ کی اقتدا نہ ہوتی فافھم منہ لہٰذا وقت نماز اس آلے کے استعمال سے احتراز لازم وضروری ہے اور وقت خطبہ اس آلے کا استعمال نہ کرنا اچھا ہے۔ شرع مطہر نے خطبے کا مقصود اصلی ذکر الٰہی بتایا فاسعوا الی ذکر اللہ اور خطبے کا صرف سننا ہی فرض نہیں ٹھہرایا کہ خطبے کے متعلق قرآن پاک میں فاسعوا الی ذکر اللہ نہ آیا بلکہ اگر مقتدی اس قدر فاصلے پر کہ خطیب کی آواز نہ پہنچ سکے تو بھی اس پر خاموش رہنا فرض فرمایا اور فقہ حنفیہ نے اس انصات پر بھی قائم مقام استماع ہونے کا حکم سنایا، تو خطبہ میں بھی یہ آلہ بے ضرورت ٹھہرا اور خطبہ اگرچہ نماز نہیں لیکن نماز کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے، لہٰذا وقت خطبہ اس نو ایجاد آلے کے استعمال سے اجتناب واحتراز ہی بہتر ہے۔ خطبے کا مقصود اعلیٰ ذکر الٰہی دور فاصلے پر جگہ پانے والے مقتدی کو بھی قلبی طور پر محض انصات ہی سے حاصل ہے اور وہ اپنی حضور جسمی کے ساتھ احترام خطبہ وامتثال حکم شرعی کے لیے خاموش بیٹھ کر بھی فاسعوا الی ذکر اللہ پر عمل کرنے والوں میں داخل، البتہ وعظ کے مجلسوں میں اس کا استعمال مضائقہ نہیں رکھتا کہ وعظ کا مقصود اصلی تبلیغ وتعلیم وتذکیر وتفہیم ہے، جو بغیر سنے محض انصات ہی سے حاصل نہیں ہوتا۔ علامہ سید محمد امین المعروف بابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں فرماتے ہیں: وکذٰلک المبلغ اذا قصد التبلیغ فقط خالیا عن قصد الاحرام فلا صلاۃ لہ ولا لمن یصلی بتبلیغہ فی ھٰذہ الحالۃ لانہ اقتدیٰ بمن لم یدخل فی الصلاۃ فان قصد بتکبیرہ الاحرام مع التبلیغ للمصلین فذالک ھو المقصود منہ شرعا کذا فی فتاویٰ الشیخ محمد بن محمد الغزی الملقب بشیخ الشیوخ و وجھہ ان تکبیرۃ الافتتاح شرط اورکن فلا بد فی تحقیقھا من قصد الاحرام ای الدخول فی الصلاۃ واما التسمیع من الامام والتحمید من المبلغ وتکبیرات الانتقالات منھما اذا قصد بما ذکر الاعلام فقط فلا

فساد للصلوة کذافی القول البلیغ فی حکم التبلیغ للسید احمد الحموی واقره السید محمد ابوالسعود فی حواشی مسکین والفرق ان قصدالاعلام غیر مفسد کمالو سبح لیعلم غیره انه فی الصلاة ولما کان المطلوب هو التکبیر علی قصد الذکر والاعلام فاذا محض قصد الاعلام فکانه لم یذکر وعدم الذکر فی غیر التحریمة غیر مفسد وقد اشبعناالکلام علی هٰذه المسئلة فی رسالتنا المسماة تنبیه ذوی الافهام علی حکم التبلیغ خلف الامام. (ص ۱۵، جلد ثانی) یعنی مبلغ جب نماز میں داخل ہونے کی نیت سے خالی ہوکر صرف تبلیغ ہی کا ارادہ کرے یعنی اس کی نیت صرف یہی ہو کہ مقتدیوں کو امام کی تکبیر تحریمہ پر اپنی تکبیر کے ذریعہ سے اطلاع پہنچانے، اپنی تکبیر سے خود اپنا نماز میں داخل اس کو مقصود نہ ہو تو نہ اس کی نماز ہے نہ ان لوگوں کی نماز ہے جو اس حالت میں اس کی تبلیغ پر نماز ادا کررہے ہیں، اس لیے کہ انہوں نے ایسے شخص کی اقتدا کی جو نماز میں داخل ہی نہیں ہے تو مبلغ اپنی تکبیر سے نماز میں داخل ہونے کے ساتھ مصلیوں کو امام کے تحریمہ پر اطلاع پہنچانے کا قصد کرے تو شرعاً اس سے یہی مقصود ہے۔ ایسا ہی شیخ الشیوخ محمد بن محمد غزی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ میں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز شروع کرنے کے وقت کی تکبیر شرط ہے یا رکن ہے؟ تو تکبیر تحریمہ ادا ہونے کے لیے نماز میں داخل ہونے کا ارادہ ضروری ہے، لیکن امام کا سمع اللّٰه لمن حمده کہنا اور مبلغ کا ربنا لک الحمد کہنا امام و مبلغ دونوں کا ایک رکن سے فارغ ہوتے ہوئے یا دوسرے رکن کو شروع کرتے ہوئے یا کسی واجب کو بجالاتے ہوئے تکبیریں کہنا اگر ان چیزوں سے صرف یہی مقصود ہو کہ مقتدیوں کو خبر دی جائے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ ایسا ہی علامہ سید احمد حموی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ القول البلیغ فی حکم التبلیغ میں ہے اور علامہ سید محمد ابوالسعو د رحمۃ اللہ علیہ نے حواشی مسکین میں اس کو مقرر رکھا اور فرق یہ ہے کہ خبر دینے کی نیت کرنا یہ مفسد نہیں ہے، جیسا کہ نمازی نے نماز میں سبحان اللہ اس نیت سے کہا کہ دوسرے کو اپنا نماز میں مشغول ہونا بتادے اور چونکہ شرعاً یہی مطلوب ہے کہ ذکر الٰہی اور اعلام مصلین کی نیت سے تکبیر کہے تو جب اس نے صرف یہی نیت کی کہ مصلیوں کو خبر دے تو گویا اس نے نماز نہ پڑھا اور تحریمہ کے سوا دوسرے انتقالات کے وقت ذکر نہ کرنا مفسد نہیں۔ اور بے شک اس مسئلہ پر ہم نے اپنے رسالے تنبیه ذوی الافهام علی حکم التبلیغ خلف الامام میں مفصل بحث کی ہے۔ یہ بحمد اللہ تبارک وتعالیٰ اس مسئلہ کا گویا جزئیه صریحه ہے کہ جو شخص نماز میں داخل نہیں اس کی اقتداء مفسد نماز ہے اور آلہ لاؤڈ اسپیکر نماز میں داخل ہونے کی قطعاً صلاحیت ہی نہیں رکھتا تو اس سے تکبیر تحریمہ کی صدا سن کر اس کی اقتدا کرنے والا نماز میں قطعاً داخل ہی نہیں ہوا اور جس نمازی نے اقتدا تو اپنے امام کی کرے نماز تو شروع کردی نماز شروع کرنے میں لاؤڈ اسپیکر کی صدا کی اقتدا قطعاً نہ کی اس کی نماز ہوگئی۔ لیکن درمیان نماز میں کسی ایک رکن سے فارغ ہوتے ہوئے یا کسی رکن کو شروع کرتے ہوئے یا کسی واجب کو بجالاتے ہوئے اگر صدائے لاؤڈ اسپیکر کی اقتدا کرلی تو نماز فوراً جاتی رہی، بخلاف مبلغ کے جس نے تکبیر تحریمہ سے نماز میں داخل ہونے کی نیت بھی کرلی تو وہ نماز میں داخل

ہوگیا۔ اب اگرچہ تحمید وتکبیرات انتقالات سے صرف اعلام مصلین ہی کی نیت کرے تو بھی نماز سے خارج نہ ہوگا۔ لہٰذا کوئی مصلی اگر اپنی ناواقفی یا کم فہمی کے سبب اسی مبلغ ہی کی اقتدا کرے گا تو ایسے ہی اقتدا کرے گا، جو اس کے ساتھ اس کی نماز میں داخل ہے تو یہ من لم یدخل فی الصلاۃ کی اقتدا نہ ہوئی اور لاؤڈ اسپیکر تو بہر حال من دخل فی الصلاۃ ہونے کی ہرگز صلاحیت ہی نہیں رکھتا۔ اس کی اقتدا تو بہر حال مبطل صلاۃ اور مفسد نماز ہے۔

فافهم ولاتكن من الغافلين واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا ومالكنا محمد واله وصحبه اجمعين والله ورسوله اعلم جل جلاله وصلى الله تعالىٰ عليه وعلى اله وسلم. فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ساکن محلہ بھورے خاں۔ پیلی بھیت۔ جمعہ مبارک ۱۶؍رجب المرجب ۱۳۶۱ھ۔



تصدیقات علمائے کرام

حضور پرنور حامی سنت ماحی بدعت سیدی مرشدی ومولائی حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد ضیاء الدین صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیلی بھیت شریف۔

۹۲/۷۸۶

بیشک لاؤڈ اسپیکر کی صدا پر افعال نماز بجالانا اور اسی سے تکبیر تحریمہ کی صدا سن کر نماز میں داخل ہونا اس کی اقتدا ہوئی جس کی اس میں صلاحیت ہی نہ تھی تو نماز کیسے صحیح ہوسکتی ہے۔ جن مصلیوں نے اس کی صدا پر تحریمہ باندھا ان سب کی نماز فاسد ہوئی۔ اس آلے کا مسجد میں لاکر مبلغین ومکبرین کا اس سے کام لینا تمام نمازیوں کی (جنہوں نے) اس کی صدا پر تکبیر تحریمہ باندھا نمازوں کا تباہ وبرباد کرنا ہوا، جو سخت تر معصیت ہے اس مسئلہ میں مجیب علامہ کا شامی سے اسناد درست وصحیح ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ شانہ ان کو بہتر وافضل جزا بخشے۔ ابوالمساکین محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی عفی عنہ۔

تصدیق عالم ذیشان حضور پرنور علمبردار شریعت آفتاب ہدایت ماہتاب طریقت نور معرفت وحقیقت حضرت بابرکت بالادرجت والامرتبت حامی سنت ماحی بدعت سیدی وسندی ومولائی مولٰینا مولوی مفتی شاہ سید محمد صاحب محدث اعظم کچھوچھوی دامت فیوضھم الاقدس۔

کذالک الجواب. واللہ ورسولہ اعلم. فقیر ابوالمحامد سید محمد غفرلہ اشرفی جیلانی۔

تصدیقات علمائے کرام و مفتیان ذی الاحترام

دارالعلوم مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی صاحبہ مرحومہ بریلی شریف

الجواب ھو الجواب :، و اللہ تعالیٰ بالصواب الحمد اللہ حضرت علامہ شیر بیشۂ اہلسنّت نے دور حاضرہ کے اہم مسئلہ کا حل فرمادیا جس میں علماء کے قلم سے لغزش کا اندیشہ تھا، مسئلہ کو واضح وروشن فرما کر مسلمانان اہلسنّت پر احسان عظیم فرمایا۔ دعا ہے مولیٰ تعالیٰ ان کو فردوس اعلی میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

ثناء اللہ الاعظمی غفرلہ خادم درجۃ الحدیث مظہر اسلام مسجد بی بی بریلی شریف۔

ما قال الفاضل العلامۃ المحقق شیر بیشۂ سنت فھو صحیح رجیح. مجیب الاسلام نسیم اعظمی مدرس جامعہ رضویہ مظہر اسلام بریلی شریف۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح مظفر حسین رضوی مدرس مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی۔

تصدیق حامی سنت ماحی بدعت تاج الشریعت رفیع الدرجت حضرت بابرکت والامرتبت بالادرجت جناب استاذ

الاساتذہ مولانا مفتی شاہ احسان علی دامت برکاتھم العالیہ مدرس دار العلوم منظر اسلام محلّہ سوداگران بریلی شریف۔

الجواب الجواب هو اعلم بالصواب فقیر احسان علی عفی عنہ مظفر پوری مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی ۲۴/ صفر المظفر ۱۳۸۰ھ۔

تصدیقات حضرات علمائے کرام ومفتیان ذی الاحترام مدرسہ اجمل العلوم سنبھل ضلع مرادآباد

الجواب صحیح والمجیب مصیب محمد اجمل غفرلہ مفتی سنبھل

الجواب صحیح والمجیب مصیب بذیل احمد خاں اجملی قصبہ حسن پور مرادآباد

الجواب صحیح محمد حسن قادری غفرلہ مدرس مدرسہ اجمل العلوم سنبھل

تصدیق حضور پرنور عالم ذی شان رہبر راہ شریعت آفتاب ہدایت علمبردار سنیت حضرت بابرکت بالا درجت والا منزلت حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ سید آل مصطفیٰ صاحب دامت برکاتہم القدسیہ صدر مرکزی آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء بمبئی

الجواب الجواب والمجیب الفاضل رحمۃ اللہ تعالی علیہ مصیب متاب انا الفقیر ابو الحسنین آل مصطفی القادری البرکاتی خادم السجادۃ العالیۃ القادریۃ بست والبرکاتیہ فی المارهرۃ المطهرۃ دوم صفر المظفر ۱۳۸۰ھ سہ شنبہ۔

تصدیق حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ نظام الدین صاحب قبلہ دامت برکاتھم سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف۔

الجواب صحیح. فقیر خواجہ غلام نظام الدین قادری خادم آستانہ عالیہ قادریہ بدایوں۔

تصدیقات حضرات علمائے کرام ومفتیان ذی الاحترام پیلی بھیت شریف

الجواب صحیح. نذیر احمد قادری پیلی بھیتی صدر مدرس آستانہ شیریہ پیلی بھیت شریف

الجواب صحیح. بیشک رسالہ مبارکہ القول الازھر فی الاقتداء بلا ؤڈ اسپیکر مصنفہ حضرت شیر بیشۂ سنت علامۂ زماں مظہر اعلیٰ حضرت مولانا مولوی مفتی حافظ حاجی قاری شاہ محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ رضی اللہ عنہ سے جو دلائل رسالہ مبارکہ مذکورہ میں تحریر فرمائے ہیں وہ حق صحیح ہیں۔

فقیر محمد جعفر غفرلہ محلّہ واصل پیلی بھیت ۱۸/ صفر المظفر ۱۳۸۰ھ جمعہ مبارکہ۔

قد اصاب فیما اجاب وعلیه الاجر و الثواب فقیر محمد مشاہد رضا خاں رضوی حشمتی عفی عنہ جواب صحیح ہے۔ محمد شمس اللہ صدیقی بستوی محلّہ بھورے خاں پیلی بھیت۔

فقیر اس رسالہ مبارکہ کی تصدیق پہلے ہی کر چکا ہے۔ بہترین رسالہ ہے مولیٰ تعالیٰ مجیب صاحب کو بہتر جزا عطا فرمائے آمین۔ محمد وجیہ الدین قادری رضوی امانی غازی پوری غفرلہ آستانۂ ضیائیہ پیلی بھیت۔

تصدیق حضرت حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا مولوی مفتی حافظ قاری شاہ محبوب علی خاں دامت برکاتھم العالیہ خطیب وامام جامع مسجد اہلسنت مدنپورہ بمبئی نمبر ۸۔

الجواب ھو الصواب: فقیر ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ خطیب جامع مسجد اہلسنّت مدنپورہ بمبئی نمبر۔۸

تصدیق حضرت حامیِ سنت ماحیِ بدعت جناب مولانا مولوی مفتی شاہ محمد طیب صاحب داناپوری دامت برکاتھم العالیہ مفتی شہر جاورہ ضلع رتلام۔

نعم المجیب ونعم الجواب واللہ ورسولہ اعلم بالصواب فقیر ابوطاہر محمد طیب قادری رضوی داناپوری غفرلہ مفتی شہر جاورہ ضلع رتلام ایم پی۔

تصدیق حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد باقر علی خاں صاحب دامت برکاتھم العالیہ صدر مدرس مدرسہ اہلسنّت بنارس۔

الجواب حق صحیح بلاریب فقیر عبدالرسول محمد باقر علی فاروقی الاشرفی غفرلہ صدر مدرس مدرسہ فاروقیہ اہلسنّت بنارس۔

تصدیق حضرت مولٰنا مولوی شاہ سید زاہد علی صاحب دامت برکاتھم العالیہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور پاکستان۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب فقیر سید زاہد علی غفرلہ خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور ۲۴ رصفر المظفر ۱۳۸۰ھ۔

تصدیق جناب مولٰنا سید انوار حسین صاحب دام ظلھم العالی شاہجہانپوری۔

الجواب صحیح۔ سید انوار حسین قادری رضوی شاہجہانپور عفی عنہ۔

تصدیق جناب مولانا تراب علی صاحب کانپور دام ظلھم العالی۔

الجواب ما اصاب تراب علی خطیب جامع مسجد چمن گنج کانپور۔

تصدیق جناب مولانا محمد یعقوب صاحب دام ظلھم العالی دھانے پور۔

نعم الجواب ھو الصواب واللہ ورسولہ اعلم فقیر عبید الحشمت محمد یعقوب قادری رضوی حشمتی غفرلہ دھانے پوری مقیم وارد حال مکان نمبر ۴۶ محلہ بھورے خاں پیلی بھیت۔

فتویٰ مبارکہ

حضور پرنور مرشد برحق مخدوم اہلسنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت گلبن باغ رضویت حضرت مفتی اعظم ہند مولانا الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب زیب سجادہ عالیہ قادریہ رضویہ دامت برکاتہم القدسیہ۔

۷۸۶۔ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز نہیں، اگر میکروفون میں امام آواز ڈالے گا بے اس کے وہ آواز نہ دے کہ اس عمل سے امام کی نماز جاتی رہے گی، امام کی جائے گی تو مقتدیوں کی بھی جاتی رہے گی اور اگر ایسا لاؤڈ اسپیکر ہو کہ اس کے میکروفون میں آواز نہ ڈالی جاتی ہو، فرض کیجیے وہ خود لیتا ہو امام کے منہ کے سامنے نہ ہو قریب ایک طرف رکھا ہوا ہو امام اس میں آواز نہ ڈال رہا ہو تو امام کی تو ہو جائے گی اور ان مقتدیوں کی بھی جو خود آواز سن کر اتباع امام کر رہے ہوں مگر دور دور کے وہ مقتدی جن تک امام کی آواز پہنچ ہی نہ سکتی ہو، وہ لاؤڈ اسپیکر ہی کی آواز کا اتباع کر رہے ہیں ان کی نماز نہ ہوگی کہ لاؤڈ اسپیکر میں پہنچ کر امام کی آواز اس سے ٹکرا کر ختم ہو جاتی ہے۔ جیسے گنبد میں بولنے والے، کنوئیں میں بولنے والے کی آواز ختم ہو جاتی ہے پانی اور گنبد کے اس ٹکراؤ سے اور آواز پیدا ہوتی ہے، ویسے ہی لاؤڈ اسپیکر میں اور پیدا ہوتی ہے، کئی بار ہم نے خود محسوس کیا ہے مقرر جو لفظ بولتا ہے ویسے ہی لاؤڈ اسپیکر سے، اسی طرح سے ہے جیسے گنبد اور کنوئیں سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ